

بیٹے کے مقتل کو آکر سجالو فاطمہ

بیٹے کے مقتل کو آکر سجالو فاطمہ
صحرا کی جلتی ریت ہے فرش بیچھالو فاطمہ
مانر فاطمہ مانر فاطمہ مانر فاطمہ مانر فاطمہ

اِکِ عَمْرٍ تَکْ جِسْکُو نَانِرُو سَے تُو پَالِے
تِیْرُو تَبْرُ اُسْکُو پَتھَرُ کُوئی مَارِے
بیٹے کو دامن میں اپنے چھپالو فاطمہ

اَمَّانِ کَہانِ تِیْرِی اَعُوْشِ کِی نَرْمِی
اَوْر کَہانِ تِپتے صَحْرَاءِ کِی یَرِ گَرْمِی
گھوڑے سے گرتا ہونے مجھکو سنہالو فاطمہ

ہیں دُورِ یَثْرِبِ سے غرِبتِ میں تنہا ہونے
بیٹے برادر کی فُرْقَہ میں روتا ہونے
اپنے کلیجے سے آکر لگالو فاطمہ

سر رکھ کے مادر کی قبرِ مُطہر پر
وقتِ وداع مانر سے کہتے تھے یونہی سرور
اب ہیں سفرِ آخرِ توشہ بندہالو فاطمہ

جو 'آخری روٹی' تونے کھلائی تھی
کیا صبر کی قوت اُس میں سمائی تھی
اشفاق کے لقمیں 'آخر' کھیلاو فاطمہ

بالو سے جھاڑا اپنے مقتل کو بیٹے کا
سر کھولے قتل گاہ میں 'اجائے نہ بہنا
زینب کو مقتل سے اُکڑھالو فاطمہ

سجدہ بجانے کی بھی اب طاقت نہیں تن میں
وقتِ مدد امانر اس ظلم کے بن میں
نانا علی بھائی حسن کو تم بلالو فاطمہ

اب 'آخری سجدہ میرا اداء ہوگا
خنجر سے سر میرا تن سے جدا ہوگا
سر میرا زانو پر او اُٹھالو فاطمہ

ہیں فاطمی داعی بُرہانِ دینِ سرور
 شبیر کا غم ہیں جسکے سبب گھر گھر
 شبیر کا جلوہ ان میں دکھالو فاطمہ

بُرہانِ دینِ مولیٰ وہ دن بھی دکھلائے
 زہراء کی تریبہ پر ضریح بنوائے
 غم خواری کو اپنے بُشرا سُنالو فاطمہ
 لِحجائے زہراء میں اِک اہ کا نعرہ
 دیتے ہیں جب **شاگرد** بُرہانِ دینِ مولیٰ
 قُدسیانہ کہتے ہیں محشر اُٹھالو فاطمہ

